گی اور نہ آسمان اچکے گا اور کفر مسلم امہ کی غلامی میں زندگی کے سانس پورے کرتے ہوئے "ضربت علیھم الزلۃ و المسکنۃ" کی عملی تصویر بنتے ہوئے کس طرح واصل جہنم ہوتا ہے۔

اے عالم کفر! آج میں اپنے اختلاف و افتراق کے عالم میں تجھ سے مخاطب ہوں کہ ہم آج کمزور، منتشر اور بے قیادت ضرور ہیں لیکن ضروری نہیں یہ کیفیت سدا برقرار رہے۔ مسلمان متحد بھی ہو سکتے ہیں اور انہیں کسی نئے صلاح الدین ایوبی کی قیادت بھی مل سکتی ہے اور محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود غزنوی جیسے مرد جری بھی میسر آ سکتے ہیں تو پھر تیرا حشر وہی ہو گا جو پہلی صلیبی جنگوں میں ہوتا آ رہا ہے۔

یہ خزاں کہاں سے آئی میرے کھلتے گلستاں پر

حقائق حقائق ہی ہوتے ہیں لیکن بعض اتنے تلخ و ناگوار ہوتے ہیں کہ انہیں تسلیم کرنے کو دل تیار نہیں ہوتا۔ مگر انہیں مانیں بغیر چارہ بھی نہیں کہ ہفت روزہ الاعتصام کے مدیر، جامع مسجد بلال اہلحدیث گوجرانوالہ کے خطیب، ممتاز عالم دین اور شاعر مولانا حافظ نعیم الحق نعیم ۳۰ جنوری کو صبح ریلگتی ٹرین سے اتر رہے تھے کہ پائنچہ الجھنے کی وجہ سے غیر متوازن ہو کر گر پڑے اور گاڑی کے ساتھ گھسٹتے چلے گئے۔ اسی عالم میں دنیا فانی کو داغ مفارقت دیتے ہوئے اپنی خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان للہ و انا علیہ راجعون

مرحوم کی اس ناگہانی موت پر جہاں ہفت روزہ "الاعتصام" یتیم دکھائی دیتا ہے وہاں ہر اہل حدیث اور داعی دین کا چہرہ بھی افسردہ ہے کہ ایک گوہر نایاب وقت سے قبل چل بسا۔ موت سے کسی کو مفر نہیں لیکن منجھے ہوئے صحافی، خطیب

و شاعر کی اچانک وفات سے ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس سے لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ آسمان علم و عمل کا ستارہ غروب ہو گیا۔

یہ صحافی اگر نوک قلم کو لائن قرطاس کے سپرد کرتے تو روانی سے لکھتے جاتے۔ خطبہ ارشاد فرماتے تو سامعین اس انہماک و محویت سے بیٹھتے جیسے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ شاعرانہ زبان استعمال کرتے تو شاعر حیرانگی سے اپنے منہ میں انگلیاں ڈال لیتے۔

ان کی شاعری کا نمونہ رباعی کی شکل میں پیش خدمت ہے۔ جو انہوں نے شیخ جمیل الرحمان رحمہ اللہ کی مرگ ناگہانی پر کہی تھی لیکن یہ رباعی کہنے والا خود اس کا مصداق بن گیا۔

یہ خزاں کہاں سے آئی میرے کھلتے گلستان پر
مری آنکھ سے رواں ہیں مرے خون دل کے قطرے
یہ گرائی برق کس نے مرے بستے آشیاں پر
مرا دل ہے ٹکڑے ٹکڑے تیری مرگ ناگہاں پر

دعا ہے کہ اللہ عزوجل مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلی مقام سے نوازے۔ عزیز و اقارب اور ادارہ "الاعتصام" کو ان کا بہترین جانشین عطا فرمائے۔ آمین

نوجوانوں کو حضرت ابو درداءؓ کی نصیحت

ایک روز آپؓ بازار سے گزر رہے تھے۔ آپؓ نے دیکھا کہ چند نوجوان بازار میں بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں اور راہگیروں کو کنکھیوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آپؓ نے انہیں تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

میرے بیٹو! مسلمان کا گھر اس کا قلعہ ہوتا ہے۔ اس میں وہ اپنی ذات اور نگاہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ بازاروں میں بلاوجہ نہ بیٹھا کرو۔ یہ بیٹھک انسان کو غافل کر دیتی ہے اور اس کے کردار کو زبردست نقصان پہنچاتی ہے۔